بچوں کی دینی تعلیم و تربیت
اور
مکاتب قرآنیہ کی اہمیت

مختصر

مع مکتب کا

۱ نظام ۲ نصاب ۳ طریقۂ تعلیم

۴ معاونت ۵ عملی تربیت

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر دارالعلوم کراچی

جمع و ترتیب
علماء کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت

اور

مکاتب قرآنیہ کی اہمیت

مع مکتب کا

۱ نظام
۲ نصاب
۳ طریقہ تعلیم
۴ معاونت
۵ عملی تربیت

جمع و ترتیب
علماء کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

زیر سرپرستی
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

فہرست مضامین

نمبر شمار	بنیادی عناوین	صفحہ نمبر
۱	بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت۔	۴
۲	بچپن کی تربیت کی اہمیت۔	۷
۳	بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے طریقے۔	۱۰
۴	مکاتب قرآنیہ کی اہمیت۔	۱۶
۵	عہد نبوی کے مکاتب قرآنیہ۔	۱۶
۶	عہد صحابہ کے مکاتب قرآنیہ۔	۲۱
۷	بچوں کی دینی تعلیم وتربیت اور مکاتب قرآنیہ کے انتظام کی ضرورت اکابرین کی نگاہ میں۔	۲۲
۸	مکاتب قرآنیہ کا قائم ہونا باعث رحمت ہے۔	۲۸
۹	ایک عاجزانہ درخواست	۲۹
۱۰	مکاتب کیسے قائم کیے جائیں اور کیسے منظم کیے جائیں؟	۳۰
۱۱	مکتب کا نظام	۳۰
۱۲	نصاب	۳۲
۱۳	طریقہ تعلیم	۳۵
۱۴	معاونت	۳۶
۱۵	عملی تربیت	۳۸
۱۶	خلاصہ کلام	۴۰
۱۷	مقامی ذمہ دار حضرات سے چند گزارشات	۴۲

پیشِ لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ.... اَمَّا بَعۡدُ!

الحمدللہ! ہر مسلمان کی دلی تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ اس کے بچے کی صحیح تربیت ہوجائے، معاشرہ میں وہ ایک اچھا انسان بنے، قرآن کریم حفظ کرے یا کم از کم ناظرہ قرآن کریم صحیح پڑھ سکے، ارکان اسلام کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا بنیادی علم حاصل کرکے اس کے مطابق عمل کرے۔

اسی بات کی اہمیت کو مدنظر

مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی تعلیم دیتے تھے۔

بخاری شریف میں ہے:

''اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانُوْا يُقْرِؤُنَ النَّاسَ۔''

(صحیح البخاری، باب مقدم النبی واصحابہ المدینہ، الرقم: ۳۹۲۵)

ترجمہ: ''ہمارے یہاں (مدینہ منورہ میں) سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے اور یہ حضرات لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔''

مدینہ منورہ میں نئے مسلمانوں کو سب سے پہلے قرآن پڑھایا جاتا تھا

نومسلم صحابہ جب مدینہ آتے تو سب سے پہلے ان کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص مدینہ منورہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس بھیج دیتے تھے جو اس کو قرآن کی تعلیم دیتا تھا۔ ایسے لوگوں کی کثرت کی بناء پر مسجد تلاوت کی آواز سے گونجنے لگتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آہستہ آواز سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے تاکہ غلطی نہ کریں۔ (مناہل العرفان فی علوم القرآن، المبحث الثامن: ۱/۲۰۵)

نوجوانوں اور عمر رسیدہ افراد کا قرآن کریم اور دین سیکھنے کا اہتمام

حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''كُنَّا فِتْيَانًا حَزَاوِرَةً مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ فَازْدَدْنَا بِهٖ اِيْمَانًا۔'' (الجامع لشعب الایمان للبیہقی، الرقم: ۵۰)

ترجمہ: ''ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طاقت ور لڑکے تھے ہم نے قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر قرآن پڑھا جس کی وجہ سے ہمارا ایمان زیادہ پختہ ہو گیا۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قَد تَعَلَّمَ اَصحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی کِبَرِ سِنِّھِمْ۔'' (صحیح البخاری، العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، الرقم: ۷۱)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود دین سیکھا۔''

مطلب یہ ہے کہ علم کی تحصیل سے رکنا نہیں چاہیے بل کہ اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہیے کیوں کہ علم تو مہد (ماں کی گود) سے لحد (قبر میں جانے) تک حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب ایمان نہیں لائے تھے اور جاہلیت کا دور تھا، انہیں خیر بتانے والا معلم بھی میسر نہیں تھا اور نہ انہیں علم کی رغبت تھی، ایمان لانے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو علم بھی عطا فرما دیا اور علم کی رغبت اور شوق بھی عطا فرما دیا، انہوں نے اس ضرورت کے پیش نظر علم حاصل کیا۔

چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''کُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ مِنْھُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔'' (صحیح البخاری، الحدود، باب رجم الحبلی من الزنی اذا احصنت، الرقم: ۶۸۳)

ترجمہ: ''میں مہاجرین کی ایک جماعت کو پڑھایا کرتا تھا، ان میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔'' (ماخوذ از: کشف الباری: ۳/۳۱۶)

معلوم ہوا کہ اصل تو یہی ہے کہ آپ پہلے علم حاصل کریں لیکن اگر آپ علم حاصل نہیں کر سکے تو بڑے ہو کر بھی علم حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

◆◆◆◆

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے مکاتب قرآنیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکاتب قرآنیہ قائم کرنا

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعلیم وتعلّم پر خاص توجہ فرمائی۔ شام، کوفہ، بصرہ اور مختلف شہروں میں صحابہ کو تعلیم کے لیے روانہ کیا، بچوں کی تعلیم کے لیے مکاتب قائم کیے۔ قرآن کریم کی کتابت کرائی، کثیر تعداد میں مصاحف تیار کرا کر عالم اسلام میں بھیجے۔ قرآن کریم یاد کرنے والوں کو انعام دیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توجہ اور کوشش سے عالم اسلام کا ہر شہر اور قصبہ دار العلم (علم کا گھر) بن گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات میں دینی علوم کی اشاعت اہم درجہ رکھتی ہے۔ (خیر القرون کی درس گاہیں: ۱۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں مکاتب قائم کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں سب سے پہلے بچوں کی تعلیم کے لیے مکتب قائم کر کے اس میں معلّم مقرر کیا:

”اِنَّ اَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْاَوْلَادَ فِی الْمَکْتَبِ لِتَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔“ (تاریخ القران الکریم، الفصل الخامس: ۱/۱۳۶)

ترجمہ: ”سب سے پہلے بچوں کو مکاتب میں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے مدینہ منورہ میں تین اساتذہ کرام کا تقرر کیا تھا۔

”کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ ثَلَاثَۃُ مُعَلِّمِیْنَ یُعَلِّمُوْنَ الصِّبْیَانَ فَکَانَ عُمَرُ یَرْزُقُ کُلَّ رَجُلٍ مِنْھُمْ خَمْسَۃَ عَشَرَ کُلَّ شَھْرٍ۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۹۷)

ترجمہ: ”مدینہ منورہ میں تین اساتذہ بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک کو ماہانہ پندرہ دراہم دیا کرتے تھے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بورڈ پر تعلیم دینے کی تاکید کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مکتب قائم کر کے حضرت عامر بن عبداللہ خزاعی کو بچوں کی تعلیم کا حکم دیا اور بیت المال سے ان کے لیے وظیفہ جاری کیا اور حکم دیا کہ کند ذہن بچے کے لیے تختی (بورڈ) پر لکھیں۔

(خیر القرون کی درس گاہیں: ۳۳۹)

جامع مسجد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا مکتب

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد جامع مسجد دمشق میں بیٹھتے تھے، طلبا زیادہ ہوتے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دس دس طلبا کی جماعت بنا کر قاری پڑھانے کے لیے مقرر کر دیتے تھے۔ آپ خود چل پھر کر ان کی نگرانی فرماتے اور پڑھنے والوں کی آواز پر کان لگائے رکھتے۔ جب ان میں سے کسی کا قرآن ختم ہوتا تو پھر مزید اصلاح کے لیے آپ اس کو اپنی شاگردی میں لیتے تھے۔

ایک دن حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے طلبا کا شمار کیا تو ان کی تعداد سولہ سو (۱۶۰۰) تھی۔ یہ تعداد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے والے طلبا کی تھی۔ (تاریخ قرآن: مولف قاری شریف احمد صاحب۔ ص: ۱۲۵)

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اور مکاتب قرآنیہ کے انتظام کی ضرورت اکابرین کی نگاہ میں

حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد بھی اکابر امت اور نبض شناسان قوم کی یہی اعلیٰ ترین سیاست تھی کہ وہ جا بجا دینی مدارس قائم کرتے چلے گئے اور مسلمانوں کو مذہبی حیثیت سے سنبھال لیا، یہ مدارس آج بھی بحمداللہ کامیابی کے ساتھ جاری اور اپنے کام میں مشغول ہیں اور ان میں سے کتنے ہی مدارس مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے:

دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، مدرسہ شاہی مرادآباد وغیرہ۔

ان مدارس کا مقصد جامع علماء تیار کرنا ہے جو قوم کی ہدایت وراہنمائی کے فرائض انجام دیں۔لیکن موجودہ دور اور اس کے حالات کے لحاظ سے ان مدارس کے علاوہ ایسے مکاتب کی بھی بہت زیادہ ضرورت پیش آ گئی ہے، جو مختلف پراگندہ بل کہ گندہ لٹریچروں کے زہریلے اثرات سے مسلمان بچوں کو محفوظ رکھ سکیں۔

اگر مدارس دینیہ علماء تیار کریں، تو یہ مکاتب دینیہ پڑھے لکھے دین دار تیار کر سکیں، جو گو عالم نہ ہوں مگر دین کی سمجھ رکھتے ہوں۔ (خطبات حکیم الاسلام: ج ۵ / ۴۱۲)

بالغین اور بچوں کی دینی تعلیم کا بندوبست کرنا دیگر تمام قومی مسائل پر مقدم ہے

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کسی ملک کے مسلمانوں کا خواہ وہاں مسلمان اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں اوّلین اور اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے بالغین کی دینی واقفیت اور بچوں کی دینی تعلیم کا کیا بندوبست کیا ہے؟ میں اپنے محدود مطالعہ اور دینی واقفیت کی بناء پر یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور ہوں کہ یہ مسئلہ ان کے تمام قومی مسائل سے مقدم اور اہم ہے، یہ ان کی زندگی کا بنیادی مسئلہ ہے، یہ ابدی نجات یا اس کی ہلاکت کا سوال ہے، میں مسلمانوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت دین وایمان کی معرفت اور پھر اس کی حفاظت اور پھر اس کی غیرت اور پھر اس پر زندگی گزارنے اور اس پر دنیا سے رخصت ہونے کے کام کو سب سے زیادہ اہمیت دیں۔ یہ بات جتنی دل سے لگی ہونی چاہیے تھی مسلمانوں کے دل سے نہیں لگی ہے، سارا خطرہ اس بات کا ہے کہ اس کی جو اہمیت ہونی چاہیے تھی وہ مسلمانوں میں نہیں ہے۔"

(مکاتب کی اہمیت اکابر امت کی نگاہ میں: ص ۳)

اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں ہوا تو نئی نسل دین سے محروم ہو جائے گی

حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر مسلمان نے از خود اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام اور ان کے دینی ذھن کی تعمیر وتشکیل کی فکر نہیں کی تو خدانخواستہ نوجوان نسل بنیادی عقائد سے محروم ہو جائے گی یہی مکاتب ہیں جو ملت کی نوجوان نسل کو ایمان واسلام سے وابستہ رکھیں گے۔ ہماری گزشتہ نسل جو شائستگی اور انسانیت میں شاید ہم سے بڑھی ہوئی ہے ان ہی مکاتب و مدارس کی فیض یافتہ ہیں۔" (تکبیر مسلسل:۱۵۲، ۶۲۳، ۶۲۵)

مسلمانوں کی تباہی کے دو اسباب

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالٹا جیل سے واپس آنے کے بعد فرمایا:

"میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے:

(۱) قرآن کریم کو چھوڑ دینا۔ (۲) آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔

اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معنیً عام کیا جائے، بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔" (وحدت امت: حضرت مفتی شفیع صاحبؒ۔ ص ۴۰)

ہمیں پیٹ کاٹ کر مکاتب قائم کرنے ہوں گے

مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہمیں محنتیں کر کے اور پیٹ کاٹ کر یہ مکاتب قائم کرنے ہوں گے اور ان کا بوجھ اٹھانا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی مدد بھی انھی کو حاصل ہوتی ہے جو خود بھی اس راہ میں قربانی دیں مکاتب قائم کرنے کے ساتھ ہمیں ایک مہم بنا کر اس کے لیے

بھی بہت بڑی جدوجہد کرنی ہوگی کہ مسلمان بچے ہمارے ان ہی مکاتب میں تعلیم حاصل کریں۔

(مکاتب کی اہمیت اکابر امت کی نگاہ میں: ص ۱۱)

مکاتب قرآنیہ اسلام کی بقاء کا واحد ذریعہ ہیں

اگر اسلام اور قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ باقی رہ سکتا ہے تو اس کا واحد ذریعہ مکاتب کا قیام ہے، آج ملک پھر اس موڑ پر کھڑا ہے کہ ہم لوگ تعمیرات پر زور لگانے کے بجائے اپنے مدرسوں پر زیب وزینت میں پیسہ خرچ کرنے کے بجائے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مکاتب قائم کریں، اپنے بچوں کو کاروبار میں جھونکنے کے بجائے اسکول میں بھرتی کرنے کے بجائے خاص مکتب کا بچہ تیار کریں بچپن میں مکتب میں آنے کے بعد اور نمازی بننے کے بعد جس ماحول میں بھی بچہ جائے گا بچپن میں نمازی ہونے کی وجہ سے ان شاء اللہ ہمیشہ نمازی رہے گا۔ (مکاتب دینیہ کی اہمیت۔ مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص: ۷)

مکتب میں پڑھنے والا بچہ کبھی بے دین نہ ہوگا

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے:

''ان شاء اللہ مکتب میں پڑھنے والا بچہ کبھی بے دین نہیں ہوگا۔''

مکاتب کے ذریعے مدارس اور خانقاہیں آباد ہوں گی

حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

''مکاتب ہی کے ذریعے اسلام امت میں آئے گا اور مکاتب ہی کے ذریعے دعوت وتبلیغ امت میں عام ہوگی اور مکاتب ہی کے ذریعے خانقاہوں کو فروغ ہوگا۔'' (مکاتب دینیہ کی اہمیت، مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص: ۱۰)

مکاتب نہ رہے تو؟

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ان مکتبوں (مدرسوں) کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو ان ہی مکتبوں میں پڑھنے دو، اگر

یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے، تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح ہسپانیہ (اسپین) میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈر اور الحمراء باب اِلاُخوتَین کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی تاج محل اور دہلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔" (خون بہا۔ ۱۹۴۲ء)

مکاتب کا قیام ضروری اور کارِ ثواب ہے

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مسلمانو! ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن مجید حاصل کرنے اور اپنی اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو، اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ، اس کی بڑی فضیلت ہے اور موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری اور ثواب کا ہوتا ہے اس کا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدے سے بچوں کے قرآن پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں بھی ثواب ملے گا اور سامان اس کا یہی ہے کہ ہر جگہ کے مسلمان مل کر قرآن کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں۔" (حیاۃ المسلمین۔ ص:۳۵)

مسلمان قائدین جگہ جگہ مکاتب قرآنیہ قائم کریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مسلمان قوم کے قائدین پر لازم ہے کہ جگہ جگہ اپنے علاقوں میں اپنی بستیوں میں اپنے محلوں میں مکاتب قرآنیہ قائم کریں۔"

مکاتب کا جال بچھایا جائے

حضرت مولانا علی میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آپ اس کو خالص دینی کام سمجھ کر کیجیے، ان شاء اللہ آپ کو اس کا ثواب ملے گا، اور ایسا ثواب ملے گا جو آپ کو

بڑے بڑے دینی کاموں کا مل سکتا ہے قطعاً آپ یہ شبہ نہ کریں کہ یہ کوئی محض تنظیمی کام ہے بل کہ ہم اس کے لیے اٹھے ہیں کہ مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کا کیا حال ہوگا صاف نظر آرہا ہے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اس زمانے میں مسلمان بچوں کا مسلمان رہنا تقریباً ناممکن ہے۔

اب آپ مکاتب قائم کیجیے اور ان کا ایک جال بچھا دیجیے، اور مکاتب ویسے ہی ہوں جیسا کہ میں نے کہا خود کفیل، آزاد اور معیاری۔" (تکبیر مسلسل:۲۱۳)

ہر محلے میں مکتب قائم کریں

حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کرنے اور بے دینی کی فضا کے مکمل خاتمے کے لیے ایک اصلاحی مجلس قائم فرمائی تھی جس کا نام "مجلس دعوت واصلاح" رکھا تھا۔ اس مجلس کے ذمے مختلف دینی کام تھے جن میں سے ایک یہ تھا:

"ضروریات دین اور ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کے مکاتب حسب استطاعت ہر محلے میں قائم کرنا۔"

(دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج:۳۵)

مکاتب گلی گلی ہونا ضروری ہیں

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے ایک بیان میں فرمایا:

ہمارے والد صاحب (یعنی حضرت مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) فرمایا کرتے تھے:

"مکاتب قرآنیہ قریہ قریہ، محلہ محلہ، گلی گلی ہونا ضروری ہیں کیوں کہ اس کے بغیر تو ایمان کی حفاظت مشکل ہے۔"

مکاتب قائم کرنا بالکل آسان ہے

حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم مکاتب کے قیام کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"بہی خواہان مدارس اس سلسلے میں توجہ فرما کر مکاتب کی کثرت کریں عام طور سے اس کا اہتمام کریں اور اگر خاص طور سے یہ عمل مدارس والے شروع کریں تو علاقے کو مکاتب ملیں گے اور بچوں کو قرآن، نماز اور دینی ماحول ملے گا۔

میں صاحب خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ اس شعبے (مکاتب دینیہ کا شعبہ) کی طرف خاص طور سے توجہ کریں اور اپنے مدارس کے تحت مکاتب کا جال بچھادیں اور اس ترتیب سے بچھائیں کہ گھر کے قریب مکتب قائم کریں جس کے قائم کرنے کے لیے نئی تعمیر کا انتظام نہ کریں، دو چھپر ڈال کر اور اس پر ٹین کی چادر بچھا کر استاد بٹھائیں اور بچے اس کے پاس جمع کردیں۔ جب اللہ پاک غیب سے نصرت فرمائیں گے تو مکتب کو وسیع فرمائیں گے۔" (مکاتب دینیہ کی اہمیت، مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب، ص:۱۶)

گھر گھر مکتب

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الحمدللہ! ہر گاؤں/بستی/محلے جس میں ایک دو قرآن کریم صحیح پڑھنے والے دین دار افراد ہوتے ہی ہیں اگر ایسے تمام افراد اپنی تفریح یا آرام کرنے کے وقت میں سے صبح یا شام کا صرف ایک ڈیڑھ گھنٹہ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے مخصوص کرلیں اور کچھ آگے بڑھ کر اپنے بچوں کے ساتھ پڑوس کے بچوں کو بھی تعلیم وتربیت کے حلقے میں شامل کرلیں تو اس طرح ہر لکھے پڑھے مسلمان کا گھر تعلیم دین کا مکتب اور تربیت گاہ بن جائے گا اور بغیر پیسہ خرچ کیے مفت میں وہ کام ہوجائے گا جس کے لیے کروڑوں اربوں روپے کی ضرورت ہے۔" (ماخوذ از: طریقہ تعلیم۔ ص:۲۵)

مکاتب قرآنیہ کا قائم ہونا باعث رحمت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَاجَلَسَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔"

(کنز العمال، الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، الرقم: ۲۴۳۳)

ترجمہ: ”کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ① ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے ② اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ③ رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں ④ اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔“

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے فائدے میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس حدیث شریف میں مکاتب اور مدرسوں کی خاص فضیلت ذکر فرمائی گئی جو بہت سی انواع اکرام کو شامل ہے۔ ان میں سے ہر اکرام ایسا ہے جس کے حاصل کرنے میں اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر خرچ کر دے تب بھی ارزاں (سستا سودا) ہے چہ جائے کہ ایسے متعدد انعامات فرمائے جائیں۔

بالخصوص آخری فضیلت آقا کے دربار میں ذکر، محبوب کی مجلس میں یاد ایک ایسی نعمت ہے جس کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔“ (ماخوذ از فضائل اعمال۔ ص: ۳۳۵)

ایک عاجزانہ درخواست

مکاتب کی اہمیت اور ضرورت جان لینے کے بعد اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اس بات کا عزم کریں کہ مکاتب کے قیام میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں گے۔ خاص طور پر مدارس کے ذمے داران، مساجد کے ائمہ اور خطباء، مساجد کی کمیٹی کے احباب کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت کا بہترین موقع ہے وہ اپنے اثر و رسوخ سے اپنے مدرسہ میں، اپنی مسجد میں اور قرب و جوار کے مدارس و مساجد میں مکاتب کے قیام کی تحریک چلائیں۔

ان شاء اللہ یہ عمل ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنے گا۔

مکاتب کیسے قائم کیے جائیں اور کیسے منظم کیے جائیں؟

مکاتب، مدارس، اسکول اور کسی بھی تعلیمی ادارے کو کامیاب بنانے کے لیے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے پانچ چیزوں کا ہونا بہت ضروری ہے:

۱. مکتب کا نظام
۲. نصاب
۳. طریقہ تعلیم
۴. معاونت (نگرانی کا نظام)
۵. عملی تربیت

اس کتابچے میں انھیں پانچ باتوں کو بالکل آسان اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اگر ایک مکتب میں بہترین نظام ونصاب اور صحیح طریقہ تعلیم قائم کر کے اس کی مکمل معاونت (نگرانی) اور مکتب میں پڑھنے والے ہر طالب علم کی عملی تربیت کی بھرپور فکر اور کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ پورے علاقے میں دینی ہوائیں چل جائیں گی اور علم وایمان کی روشنی پھیل جائے گی۔

ہم یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کام بہت آسان ہے، ہر فرد اس کو کر سکتا ہے، لہٰذا ہر شخص یہ نیت کرے کہ سب سے پہلے مجھے اپنے مکتب کو معیاری اور مثالی بنانا ہے پھر علاقے کی ہر مسجد میں اس محنت کو جاری کرنا ہے اور پورے عالم میں دین پھیلانا ہے۔

① مکتب کا نظام

۱. دنیا کے اندر بڑی تعداد میں مساجد موجود ہیں لہٰذا ان مساجد کو مکاتب کے لیے استعمال کریں، اگر ممکن نہ ہو اور مجبوری ہو تو مسجد کے علاوہ کسی کمرہ میں یا تعلیمی اوقات کے علاوہ اسکول کے کمروں کو بھی مکتب کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۲ مکتب شروع کرنے کے لیے:

① ذمے داروں سے ملاقات اور مشورہ کریں۔

② جمعہ میں بیان کریں۔

③ اشتہاری پرچے (دستی اشتہار) تقسیم کریں۔

۳ بچوں کی اچھی تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ معلم کا قرآن صحیح ہو اور وہ تربیت یافتہ ہو، چناں چہ مقامی ذمے دار، حضرات علمائے کرام کے تعاون سے معلم کا تقرر کریں اور معلم کو تربیت دینے کے لیے ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کی "تین روزہ تربیتی نشست" میں ترتیب بنا کر بھیجیں۔

۴ داخلے کا نظام بھی بنائیں۔

۵ مکتب میں کتابوں، بیگ، تختہ سیاہ (بلیک بورڈ)، تپائی، نورانی قاعدہ چارٹ کا انتظام بھی ہوتا کہ مکتب کی ضروریات پوری ہوسکیں۔

۶ مکتب میں یونیفارم، صفائی اور دیگر سہولیات کا انتظام ہونا چاہیے تا کہ مکتب کا ماحول بہترین بنے۔

۷ تعلیمی اوقات صبح، دوپہر اور شام تک پھیلا دیں تا کہ ہر بچہ سہولت کے ساتھ مکتب میں آسکے۔

۸ اگر ممکن ہو تو حفظ کرنے والے طلبہ کی بھی ترتیب بنائی جائے۔

۹ بچیوں کے لیے بنات کے مکاتب قائم کریں اور اس کا پورا نظام شریعت کے دائرے میں مستورات کے ذریعے چلائیں۔

۱۰ سرپرست کی ملاقات (Parents Meeting) سے انتظامیہ اور سرپرستوں کا رابطہ مضبوط ہوتا ہے اور سرپرستوں سے تعلیمی و تربیتی تعاون ملتا ہے۔ سال میں چار مرتبہ مکتب میں سرپرستوں سے ملاقات ہو۔

۱۱ فیس کا نظام بنائیں، فیس کے نظام سے معلم کو معیاری تنخواہ دینے میں سہولت ہوگی۔

⑫ پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا نظام بنائیں اور نتیجہ امتحان (رپورٹ کارڈ) بچوں کے والدین کو بلا کر دیں۔

⑬ سالانہ جلسہ کا نظام بنائیں، اس میں طلبا کے والدین، علاقے کے علمائے کرام، مکتب کے مقامی ذمے دار اور عوام کو شرکت کی دعوت دیں اور طلبا کو بہترین انعامات (شیلڈ، سرٹیفکیٹ) دیں۔

⑭ بالغان کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ تعلیم کے اوقات فجر اور مغرب کے بعد رکھے جائیں اور ان کے ساتھ بہت حکمت سے معاملہ کیا جائے۔

⑯ اسکول اور کالج کی انتظامیہ سے بات کریں اور ایک پیریڈ (گھنٹہ) تربیتی نصاب پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔

② نصاب

❶ نصاب کا فائدہ

نصاب کے ذریعے طالب علم بہت ساری باتیں سہولت کے ساتھ کم وقت میں حاصل کر لیتا ہے اور تعلیم و تربیت کی ایک متعین مقدار استاذ، والدین اور ذمے داروں کے سامنے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے استاذ کو پڑھانے میں اور ذمے دار حضرات کو نگرانی میں سہولت ہوتی ہے۔

❷ تربیتی نصاب

"تربیتی نصاب" علمائے کرام کی جماعت نے اکابر کی کتابوں کے مطالعے اور نصاب کی دوسری کتابوں سے مواد لینے کے بعد بزرگان دین اور اساتذہ کرام کے مشوروں سے تیار کیا ہے۔

❸ تربیتی نصاب کی خصوصیات

① کم از کم سوا گھنٹے کا مختصر نصاب جسے طلبا دوسری مصروفیات کے ساتھ سہولت سے پڑھ سکتے ہیں۔

② یہ نصاب ایک مکمل نظام کے ساتھ مربوط ہے۔

③ ہر سبق پڑھانے کے لیے دنوں اور مہینوں کو متعین کر دیا گیا ہے تا کہ اساتذہ کرام کو پڑھانے میں سہولت ہو۔

④ مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ دیا گیا ہے۔

⑤ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے اس کا خاکہ دیا گیا ہے۔

⑥ ہر مضمون کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تا کہ طلبا کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

⑦ بِحَمْدِ اللہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

⑧ زبانی یاد کرائی جانے والی باتوں پر یہ "📖" علامت اور سمجھائی جانے والی باتوں پر یہ "☆" علامت لگائی گئی ہے۔

⑨ ہر اگلے سال میں گزشتہ سال میں یاد کرائی گئی سورتوں، اسمائے حسنیٰ، احادیث، مسنون اذکار اور مسنون دعاؤں کی دہرائی کرائی گئی ہے تا کہ یہ یاد رہیں۔

⑩ کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات دیے گئے ہیں۔

⑪ کتاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تا کہ بات مستند و معتمد ہو۔

⑫ کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تا کہ بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کی عادت ہو۔

⑬ نصاب میں اس بات کی رعایت کی گئی ہے کہ بچہ/ بچی مکتب سے روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے ان کو مکتب آنے میں دل چسپی بڑھے اور والدین کو بھی ترغیب ہو۔

❹ تربیتی نصاب کا تعارف

ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے طلبا کے لیے تربیتی نصاب کو ابتدائیہ سمیت ۵ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ

افتتاحی اجتماع	حمد ونعت	چار (۴) حمد اور چار (۴) نعتیں۔
قرآن کریم	قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ مع ضروری قواعد تجوید۔
	ناظرہ	ناظرہ قرآن کریم مکمل مع قواعد اجراء۔
	حفظ سورۃ	سورۂ فاتحہ۔ نصف عم پارہ اور آیت الکرسی۔
ایمانیات	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمہ کے ساتھ۔
	عقائد	کلمے، ایمان مجمل، ایمان مفصل، عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
عبادات	طہارت ونماز	استنجا، وضو اور غسل کا طریقہ، مکمل نماز اور نماز کے تفصیلی احکام۔ زکوۃ، روزہ، حج اور اعتکاف کے اہم اور بنیادی مسائل۔
احادیث و مسنون اذکار	احادیث	(۴۰) احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ۔
	مسنون دعائیں	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع اور اوقات میں پڑھی جانے والی منقول پچاس (۵۰) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت و اسلامی معلومات	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک مبارک زندگی اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کے مختصر حالات۔
	اسلامی معلومات	سوالات وجوابات پر مشتمل دین اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق اہم معلومات۔
بیان ودعا	بیان ودعا	سات (۷) بیان اور تیرہ (۱۳) قرآنی دعائیں۔
اخلاقیات	اخلاق وآداب	اسلامی طرز زندگی، اخلاق وآداب اور روزمرہ کی سنتوں پر مشتمل چالیس (۴۰) اسباق۔
زبان	عربی زبان	عربی میں گنتی، دنوں اور مہینوں کے نام۔ روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور گفتگو۔
	اردو زبان	اردو زبان ابتدا سے پڑھنا اور اردو زبان میں انبیا علیہم السلام کے واقعات۔

۵ حفظ کا نصاب

حفظ کرنے والے طلبا کے لیے تین سالہ تربیتی نصاب تیار کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ! ابتدائیہ، حصہ اوّل اور دوم شائع ہو چکا ہے۔ حصہ سوم پر کام جاری ہے۔

۶ اسکول کا نصاب

اسکول میں پڑھنے والے طلبا کے لیے پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کا تربیتی نصاب تیار کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ! حصہ اوّل اور حصہ دوم شائع ہو چکا ہے۔ باقی حصوں پر کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

۷ بالغان کا نصاب

مردوں اور عورتوں کے لیے دو حصوں پر مشتمل چھ ماہ کا الگ الگ نصاب ترتیب دیا جارہا ہے۔ حصہ اوّل تکمیلی مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ تکمیل تک پہنچادے۔

۸ تربیتی نصاب کے مختلف زبانوں میں ترجمے

الحمدللہ! تربیتی نصاب ابتدائیہ، حصہ اوّل اور حصہ دوم کا سندھی زبان میں ترجمہ شائع ہوگیا ہے۔
نابینا افراد کے لیے اُبھرے ہوئے لفظوں پر مشتمل (بریل زبان) میں تربیتی نصاب حصہ اوّل شائع ہوگیا ہے۔

③ طریقہ تعلیم

۱. معلم اپنے مقام اور ذمے داریوں کو سمجھتے ہوئے قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ، بچوں کی نفسیات کا خیال رکھ کر بغیر مار کے شفقت سے پڑھائے۔
۲. اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھایا جائے۔ اجتماعی تعلیم بہت ضروری ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر بچے کا ایک ایک منٹ سیکھنے میں صرف ہوگا۔ اگر ایک گھنٹے میں ۲۰ طلبا انفرادی پڑھیں تو ہر بچے کو استاذ

کے سامنے صرف ۳ منٹ ملیں گے اور اجتماعی تعلیم میں ہر بچے کو ۶۰ منٹ پورے ملیں گے۔ یعنی ۲۰ گنا زیادہ فائدہ ہوگا۔

۳ نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھائیں۔

۴ ہر مہینے میں بیس (۲۰) دن پڑھائی کے یعنی (ہر ہفتے میں پانچ دن) چار دن دہرائی کے یعنی (ہر ہفتے میں ایک دن) اور ہر مہینے کے آخری دو دنوں میں ایک دن ماہانہ جائزہ اور دوسرے دن بزم ہوگی اور باقی چار دن ہفتہ وار چھٹی کے ہوں گے۔

۵ نصاب پڑھانے کے لیے "تعلیمی کیلنڈر" بنایا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام کے لیے سہولت ہو اور تمام کام بروقت ہوسکیں۔

۶ کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات ترتیب وار دیے گئے ہیں، مقامی ذمے دار حضرات مہینے میں ایک مرتبہ مکتب میں جا کر طلبا سے وہ سوالات پوچھ لیں۔

۷ کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری دی گئی ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانے ہیں، نماز کی ڈائری کے نقشے میں مہینہ مکمل ہوجانے کے بعد استاذ محترم خود بھی دستخط فرمائیں اور طلبا کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ اپنے سرپرستوں سے دستخط کرائیں۔

④ معاونت

مکتب کی معاونت (نگرانی):

۱ مقامی ذمے دار (متولی یا ٹرسٹی) مکتب کی معاونت (نگرانی) کرے تاکہ مکتب میں نظام ونصاب اور طریقہ تعلیم مکمل قائم ہو اور اساتذہ کو تعلیمی معیار بلند کرنے میں مدد ملے۔

۲ مقامی ذمے دار استاذ کو ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" میں تین روزہ تربیتی نشست میں ترتیب بنا کر بھیجے تاکہ استاذ قرآن کریم اور تربیتی نصاب صحیح طریقے سے پڑھا سکے۔

۳ طلبا کی حاضری اور غیر حاضری سے متعلق مقامی ذمے دار استاذ سے مذاکرہ کیا کرے۔ طلبا اور اساتذہ کرام کے لیے حاضری رجسٹر بنائے۔

۴ مقامی ذمے دار استاذ کو طریقہ تعلیم کے مطابق پڑھانے کے لیے فکر مند کرے اور تربیتی نصاب کا تعلیمی جائزہ کتاب کے آخر میں دیے ہوئے سوالات کے ذریعے لیا کرے۔

۵ مقامی ذمے دار مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے مقامی معاون کے ذریعے قرآن کریم اور تربیتی نصاب کی تعلیم کا جائزہ لینے کا نظم بنائے۔

۶ استاذ کی خوبی پر اس کی حوصلہ افزائی کریں، کمی معلوم ہو تو پہلے تحقیق کریں اور ادارہ کے تجویز کردہ مقامی معاون اور دیگر ذمے داران سے مشورہ کر کے استاذ سے مذاکرہ کریں۔

۷ مقامی ذمے دار تعلیمی امور میں سینٹر کے تجویز کردہ مقامی معاون سے مدد لیں، خود استاذ کی تصحیح نہ کریں۔

۸ مقامی ذمے دار مالی اور انتظامی امور خود انجام دیں۔ استاذ محترم یا مقامی معاون کے سپرد نہ کریں۔

علاقے کی معاونت (نگرانی) کا نظام:

۱ علاقے میں مکاتب کے نظام کو صحیح چلانے کے لیے کسی بڑے ادارے یا مرکز یا بڑے مکتب کو سینٹر بنا کر اس کا ذمے دار طے کیا جائے تاکہ وہ پورے علاقے میں مکاتب کی فکر کرے اور مقامی معاون کے ذریعے مکاتب کے معیار کو بلند کرے اور اساتذہ کی تعلیمی امور میں معاونت کرے۔

۲ سینٹر کا ذمے دار مکاتب کو معیاری بنانے اور علاقے میں مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے اپنی ذمے داریوں کو ادا کرنے کی فکر کرے تاکہ پورے علاقے میں بنیادی دینی تعلیم آسانی سے عام ہو سکے۔

وضاحت:

۱ مقامی ذمے دار سے مراد وہ فرد ہے جس کی رہائش مکتب کے قریب ہو اور وہ مکتب کی انتظامی اور تعلیمی ہر اعتبار سے بہتری کی فکر کرے۔

❷ مقامی معاون سے مراد ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے مقرر کردہ فرد جو وقتاً فوقتاً استاذ کی تعلیمی امور میں مدد کرے اور مکتب میں بہتری کی کوشش کرے۔

ہر بچے کی عملی تربیت بہت ضروری ہے۔

❶ مکتب کا نظام ❷ نصاب

❸ طریقہ تعلیم ❹ معاونت (نگرانی کا نظام)

ان چاروں امور سے مقصود اور مطلوب یہ ہے کہ مکتب میں پڑھنے والے ہر بچے کی عملی تربیت ہو جائے۔

⑤ عملی تربیت

انسان کی فطرت یہ ہے:

''میں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں...،

میں دیکھتا ہوں یاد رہتا ہے...،

میں کرتا ہوں وہ سمجھ جاتا ہوں۔''

❶ نبوی طریقہ تربیت:

① نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ''

(سنن الکبریٰ: ۲/۳۴۵)

ترجمہ: ''تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

② حضرت ابوحیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہو کر وضو کا

بچا ہوا پانی پیا اور ارشاد فرمایا:

''اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُھُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' (جامع الترمذی، الطھارۃ، باب وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۸)

ترجمہ: ''میں نے چاہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ دکھادوں۔''

③ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت چھوٹا سا بچہ تھا، کھانے کے برتن میں میرا ہاتھ ادھر ادھر چلا جایا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔''

(صحیح البخاری، الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین: ۵۳۷۶)

ترجمہ: ''لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر شروع کردو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

② عملی تربیت کے طریقے

ہر بچے کی عملی تربیت ہوجائے اس کے لیے مندرجہ ذیل امور کی ہر مکتب میں ترتیب بنائی جائے:

① والدین اور استاذ بچے کے سامنے خود بھی عملی نمونہ پیش کریں۔ مثلاً: سلام میں پہل کریں، مسواک کا اہتمام کریں وغیرہ۔

② جو کچھ پڑھایا ہے اس کی عملی مشق کرائی جائے۔ مثلاً: وضو، اذان، نماز وغیرہ عملی طور پر طلبا سے پڑھوائیں۔

③ جو پڑھا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

④ آئندہ کل اس کی کارگزاری سنی جائے۔

⑤ عمل کرنے والے طلبا کی مَاشَآءَ اللّٰہ، جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کی جائے اور جو طلبا عمل نہیں کر سکے ان کو دوبارہ ترغیب دی جائے۔

⑥ ہر طالب علم کا نام لے کر دعا مانگی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکاتب کی اس مبارک محنت کو قبول فرمائے، ہر ہر بچے کے قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے اور ایمان کی حفاظت اور عملی تربیت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خلاصہ کلام

مقامی ذمے دار کی ذمے داریاں

❶ مکتب شروع کرنے سے پہلے مقامی ذمے دار مندرجہ ذیل کام کریں:

① مکتب کے لیے مسجد یا کسی اور جگہ کا انتظام کرے۔

② ۳؍جمعوں میں بیان کروائیں اور آخری جمعہ میں مسجد کے باہر اور گھروں میں اشتہار تقسیم کروائیں۔

③ مستورات میں بیان کروائیں۔

④ مسجد کے اندر اشتہار اور باہر بینر لگائیں۔

⑤ مکتب کے اوقات، صبح، دوپہر اور شام تک رکھیں۔

⑥ صحیح قرآن کریم پڑھانے والے معلم کا انتظام کریں۔

⑦ معلم کو ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم کی ۳؍روزہ تربیتی نشست کروائیں اور مکاتب بھی دکھائیں۔

⑧ کتابیں، بورڈ، تپائی اور یونی فارم کا انتظام کریں پھر اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور کتاب یونی فارم وغیرہ کا اسٹاک ہے یا نہیں یہ بھی دیکھیں۔

⑨ طلبا اور اساتذہ کی حاضری رجسٹر کا بھی نظم بنائیں۔

⑩ صفائی، روشنی اور ہوا وغیرہ کا معقول انتظام کریں۔

⑪ داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کا بھی نظم بنائیں اور غریب طلبا کی فیس کی معافی کا بھی نظم بنائیں۔

❷ مقامی ذمے دار مندرجہ ذیل امور تھوڑے وقت میں بسہولت دیکھ سکتا ہے:

① بورڈ پر تعلیم۔

② اجتماعی سبق۔

③ کلاس کنٹرول۔

④ ہر طالب علم کے پاس کتاب۔

⑤ یونی فارم۔

⑥ بچوں اور درس گاہ میں صفائی۔

⑦ استاذ کی حاضری۔

⑧ طلبا کی حاضری۔

⑨ نماز کی ڈائری۔

⑩ فیس۔

❸ مقامی ذمے دار حسب ضرورت مندرجہ ذیل امور کی فکر فرمالیں:

① کتاب کے آخر میں دیے گئے سوالات بچوں سے وقتاً فوقتاً پوچھ لیں۔

② سال میں چار مرتبہ سرپرستوں کو مکتب میں بلائیں اور خود بھی موجود رہیں۔

③ پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا نظم بنائیں۔

④ سالانہ جلسے کی ترتیب بنائیں اور خود بھی موجود رہیں۔

⑤ بچوں کی تعداد میں اضافے کی فکر فرمائیں۔

⑥ اطراف کے دیگر مکاتب، مدارس، اسکولوں میں اس کام کو پھیلانے کی فکر فرمائیں۔

تمام مقامی ذمے دار حضرات سے چند گزارشات

① اپنے مکاتب میں اس ترتیب کو قائم فرمائیں۔

② اپنے مکاتب کے اساتذہ کرام کو مذکورہ بالا پانچوں امور کی تفصیل اور وضاحت کے لیے مکتب تعلیم القرآن الکریم میں بھیجنے کا نظم بنائیں اور اس کا مکمل کورس کرائیں۔

③ دیگر مکاتب/مدارس/اسکول میں اس عظیم کام کی اہمیت بتاکر "تربیتی نصاب" پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔

④ جہاں مکاتب نہیں ہیں، وہاں کے ذمے دار اور مخیر حضرات کو فکر مند کریں اور مکاتب قائم فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس عظیم اور مبارک محنت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کے اساتذہ ومعاونین حضرات نے حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ ودیگر اکابرین کی سرپرستی میں ''تربیتی نصاب'' کے نام سے چارسالہ نصاب، نظام کے ساتھ مرتب کیا ہے، جو سات (۷) مضامین پر مشتمل ہے:

۱ نورانی قاعدہ/قرآن کریم ۲ ایمانیات ۳ عبادات ۴ احادیث ومسنون دعائیں
۵ سیرت واسلامی معلومات ۶ اخلاق وآداب ۷ عربی واردو زبان

یہ نصاب مرتب کیے گئے نظام کے تحت روزانہ سوا گھنٹہ پڑھایا جائے تو امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہر بچہ ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی اہم وبنیادی تعلیم بھی آسانی کے ساتھ حاصل کرلے گا اور کم وقت میں زیادہ فائدہ ہوگا۔

مکاتب، مدارس اور ہر تعلیمی ادارے کو کامیاب بنانے کے لیے پانچ امور کا ہونا ضروری ہے۔

۱ نظام ۲ نصاب ۳ طریقۂ تعلیم ۴ معاونت (نگرانی) ۵ عملی تربیت۔

جو حضرات ان پانچوں امور کی تفصیل اور ''تربیتی نصاب'' پڑھانے کی ترتیب کو سیکھنا چاہتے ہوں، ان کے لیے ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے تین روزہ تربیتی نشست (ٹریننگ کورس) کا بلا معاوضہ انتظام ہے۔ جس میں ''نورانی قاعدہ'' بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جائے گا۔

رابطہ نمبر کراچی: 0323-2052252 0334-3630795
رابطہ نمبر لاہور: 0321-4066762 0321-4292847

تربیتی نصاب

برائے مدارس حفظ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے اساتذہ ومعاونین حضرات نے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ ودیگر اکابرین کی سرپرستی میں "تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ قرآن کریم" کے نام سے تین سالہ نصاب، نظام کے ساتھ مرتّب کیا ہے، جو (۶) مضامین پر مشتمل ہے:

۱ تجوید ۲ ایمانیات ۳ عبادات

۴ احادیث ومسنون دعائیں ۵ سیرت واسلامی معلومات ۶ اخلاق وآداب

یہ نصاب مرتب کیے گئے نظام کے تحت روزانہ آدھا گھنٹہ پڑھایا جائے تو امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہر بچہ قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اہم وبنیادی تعلیم بھی آسانی کے ساتھ حاصل کرلے گا اور کم وقت میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور امت کے حق میں نافع بنائے۔ آمین